ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.6 No.1 2022

# مغربی ممالک میں اصلاحِ زوجین کا عمل اور ادارے

# THE PROCESS AND INSTITUTIONS OF MARRIAGE REFORMS IN WESTERN COUNTRIES

1۔ عظمیٰ شہزادی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، شیخوپورہ

2۔ رفیق الرحمٰن

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ

3۔ محمد شبیر

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ

***ABSTRACT:***

*The institution of marriage represents the foundation of human social order. But from the rapidly increasing divorce rate in Western countries, it can be inferred that this foundation itself is shaky in the West. Western countries have introduced many laws, programs and institutions to reduce this rate, which have clearly played an important role in reforming marriages. They are also not seeing significant effects because the rate of divorce is continuously increasing. At the government level, the United States introduced the Healthy Marriage Initiative in the early 21st century, benefiting from this experience, the United States and other Western countries can introduce more programs. Also, government-sponsored family arbitration, ADR and pre-divorce counseling are also developing in western countries.*

*Keywords: Institutions; Marriage reforms; Western Countries; Divorce rate*

مغرب میں بھی جہاں زندگی کے تمام معاملات کے بارے میں قوانین اور روایات موجود ہیں وہی پر ادارہ خاندان کے بچاؤ اور عائلی تنازعات کے حل کے لیے مختلف قوانین اور روایات بھی موجود ہیں جو اصلاح زوجین میں بھرپور کردار کرتی ہیں۔

یہ اظہر من الشمس ہے کہ فرد اور معاشرے کی اصلاح، استحکام، فلاح وبہبود اورامن وسکون کے لیے اصلاحِ زوجین اور خاندانی نظام کی درستگی ضروری ہے۔خاندانی نظام کی بنیاد نکاح پر ہے جبکہ مغرب میں سنگل پیرنٹ کی اصطلاح اور بغیر نکاح ازدواجی تعلق اب اتنا رجحان پا چکے ہیں کہ نکاح کو ایک زائد شے سمجھا جاتا ہے۔وہاں گذشتہ کئی دہائیوں سے طلاق کی شرح میں ہوش ربا اضافہ مشاہدہ میں آرہا ہے۔اب صورتِ حال یہ ہے کہ مغربی ممالک اپنے خاندانی نظام اور معاشرہ کو بچانے کے لیے سخت تگ و دو کر رہے ہیں نیز طلاق کے دہانے پر موجود شادی شدہ جوڑوں میں مفاہمت اور صلاح کے لیے بھی سعی جاری ہے۔یہ کوششیں نہ صرف حکومتی بلکہ تعلیمی اور مذہبی سطح پر بھی کثرت سے جاری ہیں۔ اصلاحِ زوجین کے لیے کی گئی کچھ اہم کوششوں کا جائزہ درج ذیل ہے:

مغرب میں اصلاحِ زوجین کا عمل مختلف سطحوں پر جاری ہے۔

- ☆ حکومتی ادارے ...... اصلاحِ زوجین
- ☆ نجی سطح / نیم حکومتی ادارے ...... اصلاحِ زوجین
- ☆ تعلیمی ادارے ...... اصلاحِ زوجین
- ☆ مذہبی ادارے ...... اصلاحِ زوجین

اصلاح بین الزوجین کے ان مغربی طریقوں اور اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

**ا۔حکومتی سطح پر اصلاح بین الزوجین:**

مغرب میں حکومتی سطح پر زوجین میں تنازعہ یاجھگڑا کے حل اوراصلاح کے لیے علیحدہ اور مخصوص عدالتیں Family Courts موجود ہیں۔مغرب کے تمام ممالک مثلاً امریکہ،برطانیہ اورفرانس وغیرہ میں فیملی کورٹس موجود ہیں۔حکومتی سطح پر ثالث کا کردار بھی بڑا اہم ہے اگر اس کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ قدیم یونانی تہذیب کا ایک حصہ ہے۔

"The history of mediation goes back to Ancient Greece, where village elders used to mediate local disputes between the villagers. The activity of mediation appeared in very ancient times. The practice developed in Ancient Greece (which knew the non-marital mediator as a proxenetas), then in Roman civilization. (Roman law, starting from Justinian's Digest of 533-530CE) recognized mediation. The Romans called mediators by a variety of names, including internuncius, medium, intercessor, philantropus, conciliator, interlocutor and finally mediator."[1]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

(ثالثی کی تاریخ قدیم یونان میں واپس آچکی ہے، جہاں گاؤں کے عمائدین دیہاتیوں کے مابین مقامی تنازعات میں ثالثی کرتے تھے۔ثالثی کی سرگرمی بہت قدیم دور میں ظاہر ہوئی۔ یہ عمل قدیم یونان میں (جو غیر ازدواجی ثالث کو ایک پراکسیٹا کے طور پر جانتا تھا)، پھر رومن تہذیب میں تیار ہوا۔(رومن قانون، جسٹنائن ڈائجسٹ(530-533 عیسوی سے شروع ہوا) ثالثی کو تسلیم کیا۔رومیوں نے ان ثالثوں کو متعدد ناموں سے متعارف کروایا، جس میں، میڈیم، شفاعت کار، مخبر، انٹراپولیٹر، صلح کرنے والا، بات چیت کرنے والا، انٹراپریس اور آخر کار ثالث شامل ہیں۔)

مغرب میں ثالث یا مصالحتی فرد کا کردار کوئی نیا نہیں ہے بلکہ آج سے ہزاروں سے پہلے قبل از مسیح سے ہی یہ کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے کیونکہ کسی بھی مہذب سماج میں دستور سازی کسی نہ کسی شکل میں موجود رہی ہے۔موجودہ دور میں بھی امریکہ برطانیہ وغیرہ میں یہ ثالث کا قانون نافذ العمل ہے۔یو۔کے کے چلڈرن اینڈ فیملیز ایکٹ 2014 کے مطابق: ثالثی کے کردار کو ایک خدمت گزار کے طور پر لیا گیا ہے جیسا کہ ان کے قانون میں یہ بات شامل ہے۔

"In the UK mediation has seen a rise as a service since the Children and Families Act 2014made it compulsory for separating couples to go through a Mediation Information and Assessment Meeting (MIAM) before hearing in the Court."۲

گزشتہ ادوار کی طرح حالیہ عشروں میں فیملی ایکٹ اور کورٹس کے ذریعے بہت سے لوگوں کو فائدہ دیا گیا ہے جس سے متعلقہ قوانین بھی ہیں اور ان قوانین کے فوائد بھی موجود ہیں۔

"In recent years, a number of statutes have sought to increase the use and relevance of family mediation, as its benefits have become increasingly recognised and more widely understood." ۱

(حالیہ برسوں میں، متعدد آئینوں میں خاندانی ثالثی کے استعمال اور ان کی مطابقت کو بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے، کیونکہ اس کے فوائد میں تیزی سے پہچان ہوئی ہے اور وسیع تر سمجھا جاتا ہے)

موجودہ مغربی قوانین میں دیگر قوانین کے ساتھ ساتھ چند ایسے قوانین موجود ہیں جو خاندانی زندگی کے نشیب و فراز اور تنازعات کو حل کرنے کے لیے تشکیل دیئے گئے ہیں ان قوانین پر عمل پیرا ہو کر اہل مغرب نہ صرف اپنے خاندانی تنازعات کا حل تلاش کرتے ہیں بلکہ اکثر اوقات طلاق کی نوبت سے بچ جاتے ہیں اور ایسا بروقت ثالثی کی مدد اور کردار سے ممکن ہوتا ہے۔درج ذیل ایکٹ اس وقت برطانیہ میں ثالث (mediation)) کے طور پر نافذالعمل ہیں:

- ☆ Family Law Act .1996
- ☆ Access to Justice Act .1999
- ☆ Children and Adoption Act .2006
- ☆ Legal Aid Sentencing and Punishment of Offenders Act .2012
- ☆ Children & Families Act .2014

یہ اظہر من الشمس ہے کہ فرد اور معاشرے کی اصلاح، استحکام، فلاح وبہبود اورامن وسکون کے لیے اصلاحِ زوجین اور خاندانی نظام کی درستگی ضروری ہے۔خاندانی نظام کی بنیاد نکاح پر ہے جبکہ مغرب میں سنگل پیرنٹ کی اصطلاح اور بغیر نکاحا زدواجی تعلق اب اتنا رجحان پاچکے ہیں کہ نکاح کو ایک زائد شے سمجھا جاتا ہے۔وہاں گذشتہ کئی دہائیوں سے طلاق کی شرح میں ہوش ربا اضافہ مشاہدہ میں آرہا ہے۔اب صورتِ حال یہ ہے کہ مغربی ممالک اپنے خاندانی نظام اورمعاشرہ کو بچانے کے لیے سخت تگ و دو کر رہے ہیں نیز طلاق کے دہانے پرموجود شادی شدہ جوڑوں میں مفاہمت اور صلاح کے لیے بھی سعی جاری ہے۔یہ کوششیں نہ صرف حکومتی بلکہ تعلیمی اور مذہبی سطح پر بھی کثرت سے جاری ہیں۔اصلاحِ زوجین کے لیے کی گئی کچھ اہم کوششوں کا جائزہ درج ذیل ہے:

**حکومتی سطح پر:**

شادی کا بندھن خاندان کی بنیاد اور معاشرے کی بقاء کا لازمی ترین جزو ہے مگر ترقی کے نام پر معاشرتی اقدار کو پس پشت ڈالنے کا ایک نتیجہ کمزور ہوتے خاندانی نظام کی صورت میں بھی سامنے آرہا ہے۔مغربی اور خصوصاً یورپی ممالک میں طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح تشویشناک صورتحال اختیار کر چکی ہے۔جس میں کمی کے لیے ان کی حکومتیں مختلف پالیسیاں، قوانین اور پروگرامز متعارف کرواتی رہی ہیں۔

**امریکہ میں حکومتی پروگرام برائے اصلاحِ زوجین**

امریکی کانگریس نے 2006ء میں صدر جارج ڈبلیو ایچ بش کے دور میں ایک قانون پاس کیا جس کے تحت زوجین کے تعلقات اور خاندان کے ادارہ کی پختگی کے لیے پروگرامز تشکیل دینے کے لیے 100 ملین ڈالر فی سال مختص کیے گئے۔یہ پانچ سالہ منصوبہ تھا جس کا نام (The Healthy Marriage Initiative (HMI رکھا گیا۔اس منصوبہ کے تحت پروگرامز کے ذریعے زوجین کی مدد کی گئی تاکہ ان میں صحت مند شادی شدہ زندگی کے لیے صلاحیتیں پروان چڑھیں۔۱

منصوبہ کے مطابق خاندانی نظام اور نکاح کی بقا و ترقی کے لیے فنڈزمقرر کیے جائیں گے۔اس فنڈنگ پروگرام میں شرکت رضاکارانہ اور مسابقتی ہوگی۔ریاستوں کو نہ تو حصہ لینے کی ضرورت ہوگی اور نہ ہی فنڈز ملنے کی گارنٹی۔بلکہ اس کے بجائے، وہ (U.S. Department of Health and Human Services (HHS میں پروگرام کے پروپوزلز پیش کرکے مالی اعانت (فنڈز) کے لئے مقابلہ کریں گے اور سب سے بہتر پروپوزلز کو حکومت فنڈز مہیا کرے گی۔نیزایک مزید۰۰ ملین ڈالرکا فنڈ یاست، مقامی حکومتوں اور این جی اوز کو عطا کیا جائے گا۔۲

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

وفاقی حکومت نے ریاست اور مقامی تنظیموں کے توسط سے کئی ازدواجی استحکام کے پروگرامز نافذ کیے۔ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ کے شہر ڈیلاس اور سینٹ لوئیس وغیرہ کو بھی خطیر فنڈز فراہم کیے گئے۔شہر ڈیلاس میں یہ پروگرامز شروع کیے :

Alliance for North Texas Healthy Effective Marriages Friendship West Baptist Church۳۔

اور سینٹ لوئیس نامی شہر میں ان دو پروگرامز کا آغاز ہوا:

St. Louis Healthy Marriage Coalition Better Family Life۴

ان پروگرامز کی حکومتی خرچہ پر تشہیر کی گئی۔شادی شدہ جوڑوں کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں نوجوانوں کی تربیت کی گئی۔شادی شدہ جوڑوں کو ایک کامیاب ازدواجی زندگی کے لیے کلاسز اور ورکشاپسے ذریعے تعلیم دی گئی۔جوڑوں کے درمیان تنازعات کو حل کرنے اور طلاق سے بچنے کے لیے ان پروگرامز کے ذریعہ مشاورت(کاؤنسلنگ)کی خدمت بھی مفت فراہم کی گئی۔

Healthy Marriage Initiative costs slightly more than 9,000$per couple to implement۵

اس منصوبہ کے تحت آئندہ کئی سالوں تک تعلق اصلاحِ زوجین کی بلاواسطہ یا بلواسطہ خدمات فراہم کی جاتی رہیں۔یہ امریکی حکومت کا اپنے معاشرہ کی اساس "خاندان" کے تحفظ کے لیے ایک منفرد اور قابلِ تقلید پروگرام تھا۔

**آسٹریلیا میں قانونی سطح پر اصلاحِ زوجین کی سعی**

آسٹریلیا کے ازدواجی کاز ایکٹ(Matrimonial Causes Act)میں شادی سے متعلق مشاورت (counseling) اور مفاہمت(reconciliation) کے لیے باقاعدہ شقیں شامل کی گئیں۔یہ ایکٹ آسٹریلیا میں میں نافذ کیاگیااور شادی سے متعلق معاملات میں راہنمائی کے لیے "Marriage Guidance Organizations" کا قیام عمل میں لایا گیا۔اس قانون کے تحت:

- ☆ اٹارنی جنرل پارلیمنٹ کی منظوری سے Marriage Guidance Organizations کو گرانٹس دے گا۔6
- ☆ اٹارنی جنرل رضاکارانہ تنظیموں کو شادی سے متعلق راہنمائی فراہم کرنے اور تنازعات کو حل کرنے میں مشاورت کرنے کے لیے اجازت نامہ فراہم کرے گا۔نیز اجازت نامہ دینے کے بعدان کی نگرانی کرے گا آیا کہ وہ زوجین کی ہدایت و مفاہمت کے لیے کردار ادا کر رہی ہیں یا نہیں۔7

**ہانگ کانگ میں اصلاحِ زوجین کی تحریک اور حکومتی منصوبے:**

مغربی ممالک میں اصلاحِ زوجین کے لیے پروگرامز، ایکٹس اور قوانین کے علاوہ اصلاحِ زوجین کی تحریکیں بھی مشاہدہ میں آئیں۔1985ء میں ہانگ کانگ کے بین الاقوامی ثالثی ادارہ (HKIAC (Hong Kong International Arbitration Centre) کا قیام کیساتھ متبادل تنازعہ حل alternate dispute resolution کی تحریک اٹھی۔انہی عشروں کے دوران طلاق اور سنگل پیرنٹ فیملی کی شرح میں اضافہ دیکھنے کو آیا۔صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ہانگ کانگ کی فیملی لاء ایسوسی ایشن نے عوامی آگاہی کے لیے جھگڑے ہوئے اور طلاق کے خواہاں جوڑوں کے لیے خاندانی ثالثی family mediation کی تشہیر کی۔ہانگ کانگ کیتھولک میرج اڈوائزری کونسل Hong Kong Catholic Marriage Advisory Council (HKCMAC) اور ہانگ کانگ فیملی ویلفیر سوسائٹی (HKFWS (Hong Kong Family Welfare Society) کے کچھ وکلاء اور سماجی کارکنوں نے خاندانی ثالثی family mediation کی تربیت حاصل کی۔مجموعی طور پر یہ کوششیں تھیں جن کی وجہ سے میں ہانگ کانگ کے طلاق کے قوانین میں ترمیم کا مطالبہ کیا گیا، جس کی وجہ سے بہت سی اصلاحات نافذ ہوئیں۔حکومت نے شادی سے متعلق معاملات میں ثالثی کی خدمت کو قانونی حیثیت عطا کی، "پائلٹ سکیم" کو مالی اعانت فراہم کی۔8

اس سکیم میں شرکت رضاکارانہ اور فیملی میڈی ایشن کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے تھی۔فیملی میڈی ایشن کے لیے کوئی فیس طلب نہ کی گئی۔اس نے اصلاحِ زوجین اور طلاق کی شرح کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں حکومتی سطح پر اصلاحِ زوجین کی جو کوششیں کی گئیں وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے صرف حکومتی عہدہ داروں کی کوششوں کا نتیجہ نہ تھیں بلکہ کچھ کوششیں عوامی مطالبات اور تحریکوں یا کسی طبقہ وکلاء و قانون دانوں کی ایماء پر بھی کی گئیں۔اس طرح نئے قوانین و ادارے متعارف کروائے گئے جو طلاق کی شرح کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوئے۔

**۲۔نیم حکومتی سطح پر اصلاح بین الزوجین:**

مغربی ممالک میں حکومتی کے ساتھ ساتھ نیم حکومتی سطح پر بھی زوجین کے تنازعات حل کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ان میں سے ایک اہم ترین اور قابلِ ذکر کوشش " متبادل عدالتی نظام"ہے جسے اے ڈی آر بھی کہتے ہیں۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے :

**اے ڈی آر:**

"Alternative dispute resolution (ADR)" means any procedure, agreed to by the parties of a dispute, in which they use the services of a neutral party to assist them in reaching agreement and avoiding litigation".9

("متبادل تنازعہ حل (ADR)" کی اصطلاح کا مطلب کسی بھی طریقہ کار سے ہوتا ہے، جس میں کسی تنازعہ کے فریقین نے اتفاق کیا ہو، جس میں وہ کسی غیر جانبدار پارٹی کی خدمات کو معاہدے تک پہنچنے اور قانونی چارہ جوئی سے بچنے میں ان کی مدد کے لئے استعمال کرتے ہیں)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

اے ڈی آر(ADRs)) اصلاح بین الزوجین کا وہ طریقہ ہے جو کہ نہ صرف مغربی بلکہ مسلم ممالک میں بھی مستعمل ہے۔اس کا پورا نام Alternative Dispute Resolution)) ہے۔تنازعہ کی صورت میں عدالت کے ذریعے فیصلہ وقت طلب، مشقت طلب اور کثیر اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے۔جبکہ اے ڈی آر ایک ایسا طریقہ ہے جس میں فریقین عدالت کے بغیر اپنے تنازعات کوحل کر سکتے ہیں۔

جب فریقین میں تفریق ہوتی ہے تو کئی ایک معاملات تنازعہ کی وجہ ہیں مثلاً مالی مدد یا خرچ سے متعلق فیصلے اورخاندانی جائیداد کی تقسیم وغیرہ۔اے ڈی آر ان تنازعات کا بھی حل پیش کرتا ہے۔اے ڈی آر درج ذیل طریقے سے مفاہمتی عمل کرواتا ہے۔

"Types of ADR include arbitration, mediation, negotiated rulemaking, neutral factfinding, and minitrials." 10ل

(اے ڈی آر کی اقسام میں ثالثی، گفت و شنید کی قاعدہ سازی، غیر جانبدار فیکٹ فائنڈنگ، اور منٹریلز شامل ہیں)

فیلی لاء کے مقدمہ میں فریقین کو اے ڈی آر اپنانے کے لیے مجبور نہیں کیا جا تا۔بلکہ فریقین کو اسے آزادانہ طور پر آپس کے اتفاق سے منتخب کرتے ہیں۔اس طریقہ کار میں فریقین آپس کی رضامندی کے بعد ایک ثالثی کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔یہ ثالث طلاق یا تعلقات کے خاتمے کومنظور نہیں کر سکتا، لیکن نگرانی،مدد، ملاقات اور جائداد کی تقسیم کیسے کی جائے، کے متعلق فیصلہ کرسکتا ہے ثالث صرف انہی کا فیصلہ کر سکتے ہیں جن مسائل کے فیصلے کے متعلق اس کی خدمات حاصل کی گئی ہوں۔

" The goal of ADR is to provide a forum for the parties to work toward a voluntary, consensual agreement, as opposed to having a judge or other authority decide the case." 11ل

(اے ڈی آر کا ہدف یہ ہے کہ فریقین کو رضاکارانہ، متفقہ معاہدے کی سمت کام کرنے کے لئے ایک فورم مہیا کرنا ہے، جیسا کہ جج یا دیگر اتھارٹی اس کیس کا فیصلہ کرنے کے برخلاف ہے)

غیر سرکاری اور نجی سطح پر اس وقت دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں زوجین کی اصلاح کے لیے ادارے موجود ہیں۔ان میں سے کچھ کی تفصیل درج ذیل ہے۔جس میں سب سے پہلے Pre-marriage counseling ہے۔

"Premarital counseling is a specialized type of therapy that helps couples prepare for marriage. By participating in premarital counseling prior to their wedding, couples can begin to build a healthy, strong relationship that helps provide a healthier foundation for their union. Premarital counseling can help couples of any gender, race, or religion identify and address potential areas of conflict in their relationship. Additionally, counseling can prevent small issues from escalating into serious concerns at some point in the future." ل۱۲

(شادی سے پہلے کی مشاورت ایک خاص قسم کی تھراپی ہے جو جوڑے کو شادی کی تیاری میں مدد دیتی ہے۔شادی سے پہلے کی مشاورت میں حصہ لینے سے، جوڑے ایک صحت مند، مضبوط رشتہ قائم کرنا شروع کر سکتے ہیں جو ان کے اتحاد کے لئے ایک صحت مند بنیاد فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے۔شادی سے پہلے کی مشاورت سے کسی بھی صنف، نسل، یا مذہب کے جوڑے اپنے تعلقات میں تنازعہ کے ممکنہ علاقوں کی نشاندہی اور ان کا حل نکال سکتے ہیں۔مزید برآں، مشاورت سے چھوٹے مسائل کو مستقبل میں کسی وقت سنگین خدشات میں اضافے سے روک سکتا ہے)

مشورہ اور ہم آہنگی ہر الہامی تعلیم کا ایک لازمی جزو رہی ہے اور ہر مہذب معاشرہ اپنے مسائل کے حل کے لیے اپنی قریبی ساتھیوں سے مشاورت چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے الجھے ہوئے مسئلے کو احسن طریقے سے نبٹا سکے۔اہل مغرب کے ہاں بھی جس طرح زندگی کے دیگر معاملات میں مشورے کی اہمیت ہے اسی طرح سے وہ عائلی زندگی کے تنازعات سے بچاؤ کی خاطر مشاورت کو ضروری سمجھتے ہیں یہ مشاورت شادی کے بعد تو ہوتی ہی ہے لیکن شادی سے قبل بھی وہ مشاورت کے حق میں ہیں تاکہ آئندہ زندگی میں ازدواجی مسائل کی الجھنوں کو دور کرنے کی مشق کر لی جائے۔اہل مغرب کے ہاں اس مقصد کے حصول کے لیے بہت سے سنٹر Pre-marriage counseling کے نام سے موجود ہیں۔

**یورپین کونسل اور فیملی لاء کانفرنسز:**

یورپین کونسل ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو یورپی ممالک کے درمیان قانونی معیار، انسانی حقوق، جمہوری ترقی، قانون اور ثقافتی تعاون کی حکمرانی کے شعبوں میں تعاون کو دیتی ہے۔اس کا قیام 1949ء میں عمل میں آیا۔

اس کونسل نے خاندانی نظام کی اصلاح کے لیے بھی کام کیا۔ان کونسلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

"To date, five European conferences on family law have taken place. The first European Conference on Family Law occurred in Vienna in 1977. The Vienna conference was devoted to four topics: measures to integrate children into a new family; duties of parents towards their children; powers of spouses over common property and property rights of the surviving spouse; and the grounds and consequences of divorce. " 13ل

(آج تک، خاندانی قانون سے متعلق پانچ یورپی کانفرنسیں ہوچکی ہیں۔خاندانی قانون سے متعلق پہلی یورپی کانفرنس 1977ء میں ویانا میں ہوئی۔ویانا کانفرنس چار موضوعات پر مبنی تھی: بچوں کو ایک نئے کنبے میں ضم کرنے کے اقدامات۔والدین کے اپنے بچوں کے لئے فرائض؛ زندہ بچ جانے والے شریک حیات کے مشترکہ املاک اور جائیداد کے حقوق پر شریک حیات کے اختیارات؛ اور طلاق کے اصول اور نتائج)

ان کانفرنسز کی خاص بات یہ تھی کہ انہوں نے عالمی سطح پر ثالثی (mediation) کے تصور کو فروغ بخشا اور اصلاح بین الزوجین کی کاوشوں میں مزید اضافہ کیا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

**Counseling:**

"Marriage counseling seeks to identify the sources of conflict in a marriage and provide healthy ways of resolving such conflicts. Marriage counseling is an alternative to divorce or separation for some couples." 14ؔ

(ازدواجی مشاورت شادی میں تنازعہ کے ذرائع کی نشاندہی کرنے اور اس طرح کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے صحتمند طریقے مہیا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔شادی کا مشورہ کچھ جوڑوں کے لئے طلاق یا علیحدگی کا متبادل ہے۔)

بین الزوجین تنازعہ کی صورت میں مشاورت نجی طور پر بھی لی جاسکتی ہے اور سرکاری طور پر بھی۔لیکن عموماً مغربی ممالک میں عدالت قانونی مشورہ نہیں دیتی بلکہ اس کے لیے باقاعدہ وکیل ہائر کرنا پڑتا ہے۔نیز مشاورتی سنٹرز یا دفاتر بھی قائم کیے گئے ہیں۔جہاں رقم ادا کر کے قانونی مشورہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس ضمن میں آسٹریلیا کی مثال بھی اہم ہے۔آسٹریلیا کی فیملی کورٹ (Family Court of Australia)کی فیکٹ شیٹ کے مطابق:

"If you have been married less than two years and want to apply for a divorce, you must either :

1. Attend counselling with a family counsellor or nominated counsellor to discuss the possibility of reconciliation with your spouse. OR
2. If you have not attended counselling, seek permission of the Court to apply for a divorce." 15ؔ

(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی جوڑے کی شادی کو ابھی دو سال نہ ہوئے ہوں اور وہ طلاق لینا چاہتے ہوں تو ان کے لیے ایک خاندانی مشیر کے ساتھ مشاورت میں شامل ہونالازمی ہوگا۔اور اگر انہوں نے کونسلنگ میں شمولیت اختیار نہیں کی تو انہیں طلاق کے لیے درخواست دینے سے پہلے عدالت کی اجازت لینا پڑے گی)

دونوں فریقین طلاق کے لیے درخواست دینے سے پہلے اپنے اپنے ایک مشیر کے ساتھ کونسلر کے پاس جائیں گے۔

## غیر حکومتی سطح پر

بیسویں صدی کے اواخر اوراکیسویں صدی کے آغاز میں مغرب میں نکاح کا ادارہ اس حد تک زوال پذیر تھا کہ بہت سی غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs) اور فلاحی ادارے نکاح کی برقراری،ادارہ خاندان کی بقا و سالمیت اوراصلاح بین الزوجین کے لیے قائم کیے گئے۔ان میں سے بعض غیر منافع بخش تنظیمیں (non-profit organizations) اورویلفیئر سوسائٹیز(Welfare Societies) قومی سطح کی ہیں اور کچھ بین الاقوامی سطح پر کام کر رہی ہیں۔اصلاح بین الزوجین کے لیے مغربی ممالک میں موجود چند اہم تنظیموں کا ذکر درج ذیل ہے:

Defending our Fathers House

یہ ایک غیر منفعتی عیسائی تنظیم ہے جس کا مقصد ریاست ہائے متحدہ میں شادی اور کنبہ کی قانونی اور ادارہ جاتی سا لمیت کو قائم کرنا ہے۔اس کے بانی اور صدر ڈاکٹر میکائیل ٹی روس Dr. Michael T. Ross ہیں۔اصلاح بین الزوجین اور اصلاح خاندان کے توسط سے اس تنظیم کا مقصد یہ ہے:

Defending institutional marriage, children, spouses, and parents by first educating yourself, family members, and others about the issues concerning marriage. Strong, healthy marriages provide the vital foundation for families, neighborhoods, communities and nations. 16ؔ

Marriage Savers

یہ 1984ء میں قائم شدہ امریکہ کے دو سو شہروں میں پھیلی ہوئی ایک تنظیم ہے جس کا بانی مائیکل مک مینوس (Michael McManus) ہے۔اس تنظیم کا مقصد زوجین کو تنازعہ کی صورت میں مفت مشاورت (consultation)فراہم کرنا، چرچ اور کمیونیٹیز کو طلاق اور غیر شادی شدہ جوڑوں کی شرح کم کرنے میں مدد دینا اور نکاح کی شرح کو بڑھانا ہے۔زوجین میں صلح اورطلاق کی شرح میں کمی کے لیے امریکہ اور دیگر ممالک کے گرجاگھروں میں Marriage Savers Congregations منعقد کروائی جاتی ہیں۔میرج سیورز کی ویب سائٹ کے مطابق

We Help Establish Community Marriage Policy (CMP) programs in cities and towns throughout the United States and Canada, in which pastors, priests and rabbis join together to strengthen marriages with the conscious goal of pushing down the community's divorce rate. So far, more than 200cities and towns in 43states have created Community Marriage Policies and divorce rates have fallen an average of ٪17.5, and cohabitation by a third. 17ؔ

مائک مک مینوس، میرج سیورز کے سی ای او اور بانئے طلاق کی شرح میں کمی اور خاندان کی بقاو سلامتی کے لیے نہایت مفید کتب بھی تحریر کیں جن کے نام درج ذیل ہیں

.1 Marriage Savers: Helping Your Family and Friends Avoid Divorce

.2 Living Together: Myths, Risks & Answers

.3 How to Cut America's Divorce Rate in Half

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

.4 Insuring Marriage: 25 Proven Ways To Prevent Divorce

.5 50 Practical Ways to Take our Kids Back from the World.18ے

ان کتب نے بھی بہت سے خاندانوں پر اثر ڈالا۔نیز میرج سیورز اصلاحِ زوجین کے ساتھ ساتھ خاندان کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف چرچز کو متحد کر رہی ہے۔مائک مک مینوس کے مطابق:

44 ریاستوں اور230 شہروں، قصبوں اور اضلاع میں 10،000 سے زیادہ پادریوں اور مذہبی راہنماؤں نے شادیوں میں اضافہ کرتے ہوئے طلاق اور صحبت کی شرح کو کم کرنے میں قابل ذکر کامیابی (حاصل کرنے)کے ساتھ کمیونٹی میرج پالیسیاں تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔19ے

Focus on the Family

یہ ایک غیر منافع بخش عیسائی تنظیم ہے جس کی بنیاد میں جنبی کیلیفورنیا میں رکھی گئی۔اس کا بانی جیمز ڈوبسن James Dobson اور موجودہ صدر جم ڈیلے Jim Daly ہے۔یہ مسیحی بنیاد پرست تنظیم بین الاقوامی سطح پر بائبل میں موجود تعلیمات کے مطابق خاندان کی بقا و سلامتی اور اصلاحِ زوجین کے لیے خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ تنظیم شادی سے متعلق امور، مسائل، شاد ی سے پہلے کی منصوبہ بندی اور تیاری، خاندان کی دیکھ بھال، مالی امداد اور کامیاب ازدواجی زندگی سے متعلق راہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔ 20ے

شادی شدہ جوڑوں کو درپیش مسائل اور تنازعات پر مشاورت کے لیے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور لائسنس یافتہ مسیحی کاؤنسلرزاپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ تنظیم کا اپنا ایک معروف مسیحی ریڈیو براڈکاسٹ بھی ہے جو کہ باقاعدگی سے اصلاحِ خاندان کے لیے پروگرامز نشر کرتا ہے۔21ے

اسی طرح این جی اوز اور اداروں کی ایک بڑی تعداد مغرب میں سرگرم عمل ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری سرپرستی کے بغیر بھی رضاکارانہ طور پر مغرب میں اصلاحِ زوجین کا عمل جاری ہے۔

## ۳۔ تعلیمی سطح پر

سرکاری تعلیمی پروگرامز برائے اصلاحِ زوجین

تعلیم و تربیت انسان کی شخصیت کو نکھارتی ہے اور زندگی کے ہر شعبہ کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔تعلیم ایک خوشحال کامیاب ازدواجی زندگی کے لیے بھی ہدایات دیتی ہے اور مستقبل میں نکاح کے ذریعے خاندان کی بنیاد رکھنے والے افراد تیار کرتی ہے۔لیکن تعلیم وتربیت مجموعی طور پر کارآمد ہے تاقتیکہ زوجین کے درمیان حالات انتہائی پیچیدہ نہ ہوجائیں اور تنازعہ بگڑی ہوئی صورت اختیار کرلے۔ایسی صورت میں تعلیم کے بجائے کاؤنسلرز، ثالثی یا تنظیموں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔مگر تعلیم و تربیت اگر صحیح نہج پر ہوتو اکثر زوجین رشتہ کو نبھانے کے لیے حتی الامکان سعی کرتے ہیں۔لہذا اصلاحِ فرد، زوجین اور پھر اصلاحِ خاندان میں ایک اہم کردار تعلیمی نظام اور نصاب ادا کرتے ہیں۔اس مقصد کے لیے دنیا بھر میں تعلقاتی تعلیم(Relationship Education)، تعلقاتی مہارتیں (Relationship skills) اور فیملی اینڈ میرج تھراپی ((Family and Marriage Therapy فروغ پا رہی ہیں۔

اس سلسلے میں امریکی حکومت نے قابلِ قدر کارنامے سر انجام دیے۔امریکی شعبہ صحت و انسانی خدمات U.S. Department of Health & Human Services کے ایک ڈویژن(Administration for Children and Families (ACF کے تحت ملک بھر میں تنظیموں بشمول قومی ریسورس سنٹربرائے صحتمندشادی اورتعلقاتی تعلیم National Resource Center for Healthy Marriage and Relationship Education کو فنڈز فراہم کر رہاہے، تاکہ صحت مند تعلقات اور شادی کی تعلیم کی جامع خدمات فراہم کی جا سکیں۔۲2ے

**غیر سرکاری تعلیمی پروگرامز برائے اصلاحِ زوجین:**

میرج اینڈ فیملی تھراپی (Family and Marriage Therapy) بھی تعلیمی میدان میں نفسیات کے شعبہ کی ایک اہم ڈگری کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔دنیا بھر میں درجنوں یونیورسٹیز اس میں ماسٹرز کی ڈگری کروا رہی ہیں۔میرج اینڈ فیملی تھراپی کا رجحان مغربی ممالک میں زیادہ دیکھنے کو ملتا ہے،جہاں اس کی مقبولیت اور ضرورت میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔کچھ یونیورسٹیز انتہائی کم خرچے پر آن لائن فیملی تھراپی میں ڈاکٹریٹ کی تعلیم دیتی ہیں اور شادی شدہ جوڑوں کے مسائل حل کرنے میں تخصص بھی پیش کرتی ہیں۔مثلاً

- ☆ Antioch University, Keene, New Hampshire
- ☆ Liberty University, Virginia
- ☆ Eastern University, Pennsylvania
- ☆ Northcentral University, California
- ☆ University of Louisiana-Monroe, Louisiana ۲3ے

حالیہ عشروں میں مغرب میں شادی سے پہلے تعلقاتی تعلیم کا رواج مقبول عام ہورہا ہے۔ آسٹریلیا میں ایک تہائی جوڑےقبل از شادی تعلقاتی تعلیم premarital relationship education حاصل کرتے ہیں۔24ے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

امریکہ میں 2004ء سے The Marriage & Relationship Education Center (MERC) نجی سطح پر شادی اور تعلقات سے متعلق تعلیم فراہم کر رہا ہے۔اس سنٹر کا مقصد ازدواجی تعلیم کے ذریعے شرح طلاق کو کم کرنا اور کامیاب ازدواجی زندگی کو پروان چڑھانا ہے۔یہاں باقاعدہ کلاسز اور ورکشاپس کے ذریعے طلباء، خاندان، چرچ کے عملہ اور شادی شدہ جوڑوں کو تعلقات کی بہتری کی تعلیم دی جاتی ہے۔25

اسی طرح PAIRS (Practical Application of Intimate Relationship Skills) بھی ایک ایسی تنظیم ہے جو تعلقاتی معلومات کو بڑھانے، اصلاحِ زوجین اور خوشگوار ازدواجی تعلقات کو برقرار رکھنے کی صلاحیت کو فروغ دینے کے لئے ایک جامع نظام مہیا کرتی ہے۔اس مقصد کے لیے روزمرہ باقاعدہ کلاسز اور ورکشاپس منعقد کی جاتی ہیں۔

PAIRS acts to bridge therapy, marital enrichment, and marriage and family development26 .

**مذہبی اداروں (چرچ) کا کردار**

مذہبی ادارے کسی بھی معاشرے میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔شادی سے پہلے اور بعد کی تعلیم نیز مشاورت کے لیے چرچ اکثر لوگوں کی پہلی ترجیح ہوتے ہیں۔کوئی بھی مذہبی ادارہ روحانیت کو پروان چڑھاتا ہے اور شخصیت کی نشو ونما کرتا ہے جس سے طلاق کی وجہ بننے والے مفاسد مثلاً بدکاری و دھوکہ دہی کے امکان کم ہوجاتے ہیں۔یونیورسٹی آف ورجینیا کے ایک معروف سماجی ماہر اور نیشنل میرج پراجیکٹ کے ڈائریکٹر ڈبلیو بریڈ فورڈ ولوکس اپنی کتاب میں اس کا تجزیہ یوں کرتے ہیں کہ:

Active conservative Protestants who regularly attend church have are 35percent less likely to divorce compared to those who have no affiliation. Nominally attending conservative Protestants are 20percent more likely to divorce, compared to secular Americans. 27

ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر کی ایک حالیہ ریسرچ کے مطابق چرچ کی باقاعدہ حاضری طلاق کی شرح کو کم کرتی ہے، اور وہ جوڑے جو مل کر چرچ کی رسومات میں شامل ہوتے رہتے ہیں ان میں طلاق کا امکان فیصد کم ہوتا ہے۔28

2008ء کی سالانہ رپورٹ کے مطابق اس منصوبہ کے تحت گرجاگھروں کی مدد سے اصلاح زوجین کے لیے مہم چلائی گئی۔اس مقصد کے لیے ریڈیو، بل بورڈز تشہیر، ویب سائٹس، پلے کارڈز، معلوماتی ڈیسک اور دیگر ذرائع استعمال کیے گئے۔نیز2008ء میں (National Association of Catholic Family Life Ministers (NACFLM نے منصوبہ بنایا کہ میں Becoming a Marriage Building Church کے عنوان سے قومی کانفرنس منعقد کی جائے گی جو کہ گرجاگھروں کو اصلاحِ زوجین میں اپنا کردار ادا کرنے کی ترغیب دے گی۔29

اگلے سال یہ کانفرنس یونیورسٹی آف سینٹ تھامس میں منعقد ہوئی جس میں امریکہ، کینیڈا، باہامس اور آسٹریلیا سے پانچ سو سے زائد افراد نے شرکت کی جس میں ۹ آرک بشپس اور 50پادری بھی شامل تھے۔30

شادی کو عبادت گھروں کی ایک مقدس رسم اور معاشرے کے لئے ایک قیمتی وسیلہ کی حیثیت سے بھی تحفظ فراہم کرنے کی ضرورت ہے حالانکہ اب شادی سرکاری اداروں کے ذریعہ لائسنس یافتہ ہوتی ہے اور اس کا باقاعدہ انتظام ہے۔لیکن پھر بھی اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مغرب میں چرچ اور مذہبی اداروں نے اصلاح بین الزوجین کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے اور جدید ذرائع و وسائل کی مدد سے اس کردار کو مزید فعال بنایا جا رہا ہے۔

**خلاصہ بحث**

شادی کا ادارہ انسانی معاشرتی نظم کی اساس کو ظاہر کرتا ہے۔مگر مغربی ممالک میں تیزی سے بڑھتی ہوئی طلاق کی شرح سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مغرب میں یہ اساس خود متزلزل ہے۔مغربی ممالک نے اس شرح کو کم کرنے کے لیے بہت سے قوانین، پروگرامز اور ادارے متعارف کروائے ہیں جنہوں نے واضح طور پر اصلاحِ زوجین میں اہم کردار ادا کیا ہے۔مگرایک مسلمہ حقیقت یہ بھی ہے کہ اخلاقی و معاشرتی اقدار کی کمی کی بناء پر ان کے بھی خاطر خواہ اثرات دیکھنے میں نہیں آرہے کیونکہ طلاق کی شرح میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔حکومتی سطح پر امریکہ نے اکیسویں صدی کے اوائل میں Healthy Marriage Initiative متعارف کروایا، اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک مزید پروگرام متعارف کرواسکتے ہیں۔نیز مغربی ممالک میں حکومت کی سرپرستی میں فیملی آربٹریشن، اے ڈی آر اور طلاق سے پہلے پر بھی کاؤنسلنگ کا رجحان بھی فروغ پا رہا ہے۔

مغرب میں قومی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر خاندان سے متعلق مصالحتی اور ثالثی کوششیں جاری ہیں۔مثلأنیدر لینڈ کاشہر ہیگ (Hague) جو کہ بین الاقوامی قوانین اور مصالحت کے لیے مشہور ہے، میں ایک بین الاقوامی وزارت بھی قائم کی گئی ہے جس کا نام ہے: اس وزارت کے تحت عیسائی افراد اور چرچز پر عقیدہ کی پختگی،انسانیت کی خدمت اور مصالحت کے لیے زور دیا جا رہا ہے۔اس وزارت نے زوجین میں مصالحت کو بھی فروغ دیا۔

مغربی ممالک میں اصلاح زوجین کے لیے مختلف این جی اوز، ادارے اور پروگرامز جاری ہیں۔کاؤنسلنگ اور ثالثی کے بے شمار ذرائع موجود ہیں۔مگر یہ سب زیادہ تر اس صورت میں مفید ہوسکتے ہیں جب زوجین خود اپنے رشتہ ازدواج کو موقع دینے کاارادہ رکھتے ہوں۔اکثر زوجین مسلہ پیش آنے پر اس وقت تک توجہ نہیں دیتے جب تک وہ انتہائی صورت اختیار نہ کرلے۔زوجین کو چاہیے کہ وہ بروقت اپنے رشتے کو بچانے کے لیے اقدامات کریں۔مغرب میں اصلاحِ زوجین کے بیشتر ذرائع موجود ہیں۔

اہل مغرب کے ہاں مصیبت زدہ زوجین کی مدد کرنے کے لیے بہت سے وسائل دستیاب ہیں۔بے شمارویب سائٹس ازدواجی تنازعات کی نوعیت اور اس کے خاتمے سے متعلق اقدامات کے بارے میں تعمیری معلومات پیش کرتی ہیں۔شادی سے متعلق بہت سی کتب موجود ہیں۔مذہبی اور غیر مذہبی تنظیموں کی طرف سے ایک دوسرے سے جڑے رہنے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

کے نئے طریقے سیکھنے میں دلچسپی رکھنے والے شادی شدہ جوڑوں کے لیے بہت سی کانفرنسز اور ورکشاپس منعقد کی جارہی ہیں۔چرچ کے دائرہ کار کے اندر اور باہر دونوں طرح مذہبی راہنماؤں سے مشاورت اور تھراپی، آسانی سے قابل رسائی ہیں اور عام طور پر استعمال ہوتی ہے۔تنازعہ کی روک تھام کے پروگرام پہلے سے کہیں زیادہ دستیاب ہیں۔

## حوالہ جات

1. https://www.academia.edu/9611797/The_Origins_of_Mediation_and_the_A_D_R_tools
2. https://vardags.com/family-law/mediation-three-years-children-families-act-2014
3. https://www.judiciary.uk/wp-content/uploads/2014/06/mediation-guide-for-judges-may2014.pdf
4. https://www.acf.hhs.gov/ofa/resource/the-healthy-marriage-initiative-hmi,2010
5. https://www.heritage.org/marriage-and-family/report/understanding-the-presidents-healthy-marriage-initiative
6. Final Grantee Reports from the ACF Office of Family Assistance, 2012
7. Ibid
8. https://www.goodtherapy.org/blog/healthy-marriage-initiative-minority-couples-0531126
9. Matrimonial Causes Act (Australia), 1959, Clause 9
10. Matrimonial Causes Act (Australia), 1959, Clause 10
11. Kwan, R. W. H., Family mediation in Hong Kong: A brief history. In H. H. Irving (ed.), Family mediation theory and practice , with Chinese families, Hong Kong University Press, Hong Kong, 2002, p 17-30
12. https://www.dol.gov/general/topic/labor-relations/adr
13. https://www.avvo.com/legal-guides/ugc/basics-of-court-ordered-marriage-counseling
14. https://books.google.com.pk/books/first+Conference+on+Family+Law
15. https://books.google.com.pk/books/second+Conference+on+Family+Law
16. https://definitions.uslegal.com/m/marriage-counseling /
17. http://www.familycourt.gov.au/wps/wcm/connect/pdf
18. https://dofh.org/about-dofh/
19. https://www.focusonthefamily.com/shows/broadcast/
20. https://www.acf.hhs.gov/ofa/programs/healthy-marriage/healthy-marriage
21. https://www.gov.uk/national-curriculum/other-compulsory-subjects
22. https://www.greatvaluecolleges.net/affordable/online-doctor
23. Halford, W. K., Marriage and relationship education: What works and how to provide it. New York: Guilford Press, 2011, p 45
24. https://www.mrecenter.org#/
25. http://participant.pairs.com/about.php
26. Markman, H. J., & Rhoades, G. K. Relationship education research: Current status and future directions. Journal of Marital and Family Therapy, 2012, 38(1), p169
27. http://participant.pairs.com/evaluation
28. W. Bradford Wilcox & Elizabeth Williamson, The Cultural Contradictions of Mainline Family Ideology and Practice? Columbia University Press, New York? 2007? p. 50.
29. National Pastoral Initiative for Marriage Fourth Year Report (2008)
30. https://blogs.stthomas.edu/cathstudies/2009/07/becoming-a ing-